VFAST Transactions on Islamic Research
https://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2024, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 12, Number 2, July-December 2024 *pp:123-138*

توشی ہیکو ایزوتسو (**Toshihiko Izutsu**): تعارف،قرآن کے معنویاتی تجزیہ کا منہج
Toshihiko Izutsu : Introduction ,Methodology of Semantic Analysis of Quran

Mrs.Sumera[1] ,Dr.Sanaullah Hussain[*2]
[1] Ph.D Scholar (Quran o Tafseer) AIOU
[*2] Associate Professor, chairman Quran and Tafseer, Faculty of Arabic and Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad

ARTICLE INFO

Keywords
semantic analysis, key terms, semantic field,basic meaning , relational meaning, diachronic linguistics,synchronic linguistis

***Correspondence Author**
sana.ullah@aiou.edu.pk

DOI: 1993.vfast-tir.v12i2/21015.10

Article History
Received
December 1 , 2024
Accepted
December 15, 2024
Published
December 25 , 2024

ABSTRACT

Toshihiko Izutsu(4th May 7th-1914 January 1993) is a Japanese orientalist and Islamist who adopted a different approach to study Quran.According to his theory of semantic analysis ,every language has some peculiar key terms that affect forming its world view. His method of semantic analysis to interpret words and terms of Quran lies its foundation in English and other European languages .He is of the view point that Arabic is a rich language and has self sufficient system of vacobulary but its meaning has evolved during revelation of Quran.Key Terms of Quran form a semantic field to define meanings of a word or term which occurs in Quranic paradigm. A word in Quranic semantic field can have a different and enlarged meaning than its lexical meanings.The key terms of Quran he chose are Allah,Nabi,Wahy,Iman ,Kafir etc.Arabic language defines 'basic' meaning of a word or term of Quran but ' relational' meaning are defined with the context they are used.He has examined the history and evolution of meaning in Jahili or pre- Quranic (diachronic linguistics)and Quranic Era (synchronic linguistis).Toshihiko is also known for his Japanese translation of Quran that was fist to be interpreted directly from Arabic Quran.

توشی ہیکوایزوتسو (4 مئی 1914ء – 7 جنوری 1993ء) ایک جاپانی فلسفی،ماہر لسانیات ، علوم اسلامیہ خاص طور پر قرآن ،تصوف ، تقابلی مطالعہ ادیان اور فلسفہ کے ماہرتھے۔وہ جاپانی زبان میں قرآن مجید کے مترجم بھی ہیں۔ قرآن مجید کا جاپانی زبان میں یہ پہلا مکمل ترجمہ ہے جو براہ راست عربی زبان سے کیا گیا۔اس سے پہلے کے تراجم فرانسیسی اور انگریزی زبان کے تراجم سے بالواسطہ کیے گیے تھے۔ ان کا ترجمہ اپنے انداز بیاں میں ندرت کا حامل ہے اور آسان فہم الفاظ اور لسانی درستگی کی وجہ سے جاپانی مسلم کمیونٹی میں شہرت رکھتا ہے۔انہوں نے مغربی فلسفہ، اسلامی فلسفہ، اور مشرقی تصوف کو گہرائی سے سمجھا اور ان کی تعلیمات میں ہم آہنگی پیدا کی۔ ان کے علمی کام نے مغربی اور مشرقی فلسفے اور مذہبی افکار کو آپس میں جوڑنے کی کوشش کی۔[1] انہیں کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا، جن میں جاپانی ،انگریزی،عربی، فارسی، سنسکرت، عبرانی، یونانی، اور لاطینی شامل ہیں۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم

ایزوتسو 1914 ء میں ٹوکیو (جاپان) میں تاجر خاندان میں پیدا ہوئے۔ان کے والد تاجر ہونے کے ساتھ ایک خطاط بھی تھے ۔ بدھ مت کے فرقہ زین بدھ مت سے تعلق کی وجہ سےان کے والد مذہب کی مشقیں کروانے میں سخت مزاج تھے۔[2] ان کی ابتدائی تعلیم جاپانی زبان اور ادب میں ہوئی، زین بدھ مت کی سخت مشقوں اور مراقبے کے رد عمل کے طور پر ایزوتسو کی دلچسپی مختلف مذاہب میں ہوئی۔اپنی سکول [3]کی تعلیم کے دوران ایزوتسو کا

The Creative Commons Attribution 4.0 International license

سابقہ عیسائیت سے پڑا۔وہ عیسائیت سے بہت متاثر ہوئے اور زین بدھ مت سے بیزار ہوگئے۔لٹریچر میں دلچسپی کی وجہ سے مختلف زبانیں سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے والد کی خواہش پر کائیو یونیورسٹی میں شعبہ معاشیات میں داخلہ لیا لیکن بعد میں پروفیسر جنزابورو نشی واکی سے علم کی تحصیل کے لئے شعبہ انگریزی ادب کاانتخاب کیا اور انگریزی ادب و لسانیات میں بیچلرز کر کے اسی یونیورسٹی میں بطور ریسرچ ایسوسی ایٹ کام کا آغاز کیا۔ ایزوتسو اپنے استاد نشیواکی کو ہمیشہ اپنا رہنما mentor کہتے رہے۔کائیو یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات میں بطور ریسرچر کام کرنے کے بعد 1942ء میں اسی یونیورسٹی میں انسٹیٹیوٹ آف کلچرل اینڈ لنگوسٹک سٹڈیز قائم ہوا تو اس میں تدریسی خدمات کا آغاز کیا ۔

عربی زبان اور علوم اسلامیہ کی طرف رغبت

ہائی سکول کی تعلیم کے دوران ایزوتسو کوعربی سیکھنے میں دلچسپی پیدا ہوئی اور ان کی ملاقات عبد الرشید ابراہیم[4] نامی ایک شخص سے ہوئی۔عبد الرشید تاتاری نژاد مسلمان تھا جس کے آباءاجداد بخارا سے ہجرت کرکے مغربی سائبیریا میں آباد ہوگئے تھے ۔روس میں پان اسلام ازم تحریک کے خلاف کارروائی کی وجہ سے جاپان منتقل ہوگیا اور ٹوکیو کی مسجد میں امام تھا۔ایزوتسو نے امام عبد الرشید سے عربی سیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔شروع میں انکار کے بعد امام صاحب نے رضامندی ظاہر کی ۔ہفتے میں ایک دن عربی سیکھنے کا وعدہ کیا لیکن بعد میں یہ سلسلہ روزانہ کی کلاس میں بدل گیا۔اسلام میں ایزوتسو کی دلچسپی دیکھ کر عبد الرشید کہا کرتے ۔آپ پیدائشی مسلمان ہیں۔

”You are a natural born Muslim.Since You were a Muslim from the time of your birh, you are my son”[5]

امام عبد الرشید ابراہیم کے ذریعے ہی ایزوتسو کی ملاقات علامہ موسیٰ جار اللہ سے ہوئی ۔علامہ جار اللہ کے جاپان میں قیام کے دوران ان سے عربی گرامر اور جاہلی عربی شاعری کی تلمیذ کی ۔[6] اپنے استاد کی قوت حافظہ سے بہت متاثر ہوئے جب انہوں نے استاد کو کچھ عربی کتب تحفے میں پیش کیں اور دوبارہ ملاقات پر حیرت زدہ رہ گئے کہ استاد وہ کتب حفظ کر چکے تھے۔ایزوتسو نے سیبویہ[7] کی "الکتاب" سے علم نحو کی تحصیل کی ۔ایزوتسو نے علامہ موسیٰ جاراللہؒ کی وفات کے بعد ان کی یاد میں ایک مضمون بعنوان The Wandering Pilgrim Teacher [8]تحریر کیا ۔وہ اپنے اس استاد کو ہمیشہ "پروفیسر موسیٰ " کے طور یاد رکھتے۔

ایزوتسو پر شمئی اوکاوا **Shumei Okawa** کے اثرات

اسلام میں ایزوتسو کی دل چسپی اور رغبت کی تحریک ان کے استاد شمئ اوکاوا Shumei Okawa (1886-1957)بھی تھے جو اس وقت ایسٹ ایشین اکنامک ریسرچ بیورو (East Asian Economic Research Bureau) کے ڈائریکٹر تھے ۔ان کے جرنل "New Asia” کے لئے ایزوتسو اکثر مضامین لکھتے تھے ۔[9] اوکاوا جاپان میں علوم اسلامیہ کے بانیان میں شامل ہیں ۔ان کو اسلام میں بہت دلچسپی تھی۔و ہ اسلام کے خلاف پھیلائے گئے تعصب کو غلط سمجھتے تھے اور وحدت اسلام Pan Islamism اور وحدت ایشیا Pan Asia کے شدید حامی تھے۔[10] اوکاوا نے An Introduction of Islam [11] میں اسلام کو ابراہیمی مذاہب کا مجموعہ اور مشرق و مغرب کے درمیان رابطے کا ذریعہ قرار دیا ہے ۔انہوں نے اس تاثر اور تعصب کی نفی کی کہ پیغمبر اسلام ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں تلوار لے کر نازل ہوئے کہ یا تو اسلام قبول کر لو یا مرنے کے لئے تیا ر ہو جاؤ۔[12] سیرت پر ان کے مضامین کا مجموعہ ”Muhammad and His Religion” کے عنوان سے منظر عام پر آیا[13] ۔شمئی اوکاوا نے قرآن مجید کا جاپانی زبان

میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ 1950 ء میں شائع ہوا۔جاپانی زبان میں قرآن مجید کا یہ ترجمہ چینی زبان کے تراجم سے ماخوذ ہے۔[14] اوکاوا آخری عمر میں ذہنی مرض میں مبتلا رہے اور بعد میں صحت یاب ہوئے ۔اپنی بیماری کے ایام کو انہوں نے سب سے زیادہ پر امن ایام قرار دیا اور دعوٰ ی کیا کہ اس دوران حضرت محمد ﷺ ان کو خواب میں دکھائی دیتے اور فرماتے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ ،حضرت عیسیٰؑ اور مہاتما بدھ اسی خدائے واحد کے فرستادہ ہیں۔

Curiously, he also reported having visions during this period of the Prophet, “dressed in a green mantle and a turban” declaring “there is only one God: and Muhammad, Christ and the Buddha are all prophets of same God” [15]

علوم اسلامیہ میں تحریری سفر اور نمایاں کتب

ایزوتسو نے دو سو کے قریب کتب لکھیں ۔جو مختلف زبانوں میں ہیں۔انہوں نے نوعمری میں ہی اسلام کے مختلف موضوعات پر تحریر کرنا شروع کر دیا ۔ان کے ابتدائی مضامین جاپانی زبان میں ہی تھے ۔ ان کا پہلا قابل ذکرآرٹیکل عربی لسانیات کے موضوع پر 1939 میں شائع ہوا۔1940 میں انہوں نے مفسر قرآن امام زمخشری پر مقالہ لکھا[16] ۔ 1941 ءمیں 27 سال کی عمر میں اسلام پر اپنی پہلی کتاب جو عربی الٰہیات اور فلسفہ کے موضوع پر تھی ،تحریر کی جو جاپانی زبان میں تھی ۔ [17]

1952 ء میں 38 برس کی عمر میں ایزوتسو نے سیرت النبی ﷺ پر "Mahometto" کے عنوان سے جاپانی زبان میں کتاب تحریر کی ۔جو ان کے اپنے الفاظ میں ان کے روحانی پیشوا کو خراج تحسین تھا وہ لکھتے ہیں ۔

“a hymn of praise to his spiritual hero and a confession of his inner thought”

1958 ء میں ایزوتسو کی پہلی کتاب منظر عام پر آئی جو انگریزی زبان میں اسلام پر لکھی گئی تھی ۔

“The Structure of Ethical Terms in the Quran:a study in Semantics”

اس کے بعد مصنف کو بطور اسلامی سکالر بین الاقوامی پہچان اور پزیرائی حاصل ہوئی ۔1964 ء میں ان کی مشہور کتاب ”God And Man in the Quran “ شائع ہوئی جس میں انہوں نے قرآن کے الفاظ کے معانی کے تعین میں اچھوتا انداز اختیار کیا۔اگلے برس یعنی 1965 میں ”Concept Of Belief in Islamic Theology :A Semantic Analysis of Iman and Islam” میں ایزوتسو نے ایمان اور اسلام اور متعلقہ الفاظ کا معنویاتی تجزیہ کیا ہے۔

1966 ء میں ان کی کتاب ” Ethico-Religious Terms in Quran “ لکھی گئی، 1966-67ء میں ”A Comparative Study of the Key Philosophical Concepts in Sufism and Taoism” 1971 میں ”The Concept of Reality and Existence “ 1977 میں ”Towards a Philosophy of Zen Bhuddhism” شائع ہوئیں ۔یہ کتب ان کی اسلام اور باقی ادیان خاص طور پر بدھ مت کے تقابلی مطالعہ پر مشتمل ہیں۔

قرآن مجید کا جاپانی زبان میں ترجمہ

توشی ہیکو ایزوتسو جاپانی زبان میں قرآن مجید کے مترجم ہیں ۔ایزوتسو کے ترجمہ قرآن سے پہلے جاپانی زبان میں قرآن پاک کے تین تراجم موجود تھے۔ان میں سب سے پہلا ترجمہ 1920ء میں شائع ہوا[19] ۔اس کے مؤلف نامور جاپانی مصنف اور تاریخ دان ساکاموٹو کین اچی م 1930 ء تھے ۔ انہوں نے راڈویل کے انگریزی ترجمہ کو بنیاد بنا کر [20]مصحف کو جاپانی زبان میں منتقل کیا۔

دوسرا ترجمہ 1938ء میں گورو تاکاہاشی اور امادو اریگا Amado Ariga کی مشترک کاوش تھی ۔مؤخر الذکر بعد میں مسلمان ہوئے اور احمدو (احمد کا جاپانی زبان میں تلفظ) نام اپنایا۔احمد کے خیال میں ساکاموٹو کا ترجمۃ القرآن بہت مشکل تھا اور الہامی پیغام عام لوگوں تک پہنچانے سے قاصر تھا اس لیے اس ترجمہ کو عام فہم رکھا گیا تاکہ ترجمہ کا مقصد حاصل کیا جا سکے۔ ٹوکیو کی مسجد کی تعمیر میں احمدو کا بھی بہت بڑا کردار تھا اور وہ جاپان میں مسلم کمیونٹی کو منظم کرنے میں پیش پیش تھے۔اس ترجمہ کا نقص ایک تو اس کا نامکمل ہونا دوسرا یہ بھی حسب سابق ترجمۃ الترجمہ ہی تھا ۔

اوکاوا شمئی قرآن مجید میں ترجمہ 1948ء میں شائع ہوا۔[21] ۔اوکاوا کا ترجمہ بھی عربی قرآن سے براہ راست ترجمہ کی بجائے کلاسیکل چینی زبان کے تراجم کو بنیاد بنا کر کیا گیا تھا۔لہذا یہ بھی مطلوبہ مقاصد کے حصول میں ناکام رہا۔

ایزوتسو کی زبان اور لسانیات سیکھنے کی غیر معمولی اور خداداد صلاحیت ان کی ذات کی خاص خوبی تھی ۔عربی گرامر اور نحو سیکھنے کے ایک ماہ کے اندر انہوں نے قرآن مجید کو پڑھ لیا ۔ جاہلی عربی شاعری میں دلچسپی کی وجہ سے الفاظ قرآن کے مفاہیم کو سمجھنے کی صلاحیت ان کا خاصہ تھا1957ء میں شائع ہونے والا یہ ترجمہ جاپانی زبان کے قرآنی تراجم میں کچھ منفرد خصوصیات کا حامل تھا۔یہ ترجمہ تین جلدوں پر مشتمل تھا اور اسے ٹوکیو کے مشہور مطبع Iwanami Shoten نے شائع کیا ۔1964 ء میں اس کا نظرثانی شدہ ایڈیشن شائع ہوا۔قرآن مجید کا یہ پہلا مکمل ترجمہ تھا جو عربی قرآن سے براہ راست کیا گیا ۔قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا خیا ل رکھا گیا کہ نزول قرآن کے وقت عرب کا ماحول کیا تھا نیز اس اعتقاد کے ساتھ ترجمہ کیا گیا کہ قرآن ایک الہامی کتاب ہے۔ایزوتسو کا یقین تھا کہ اسلام نہ صرف ایک مذہب ہے بلکہ اپنا مخصوص سیاسی ،معاشی اور اعتقادی نظام بھی رکھتا ہے۔

“As you all know, Islam is now not just a religion, but a political force, a political force that has the power to influence the trends of world politics, and as a global economic force that supports it. It has appeared. Our local interest is following the movement one by one. owever, inherently or fundamentally, Islam is, after all, a religion and a distinctive system of belief.”[22]

یہ ترجمہ کلاسیکی ادبی زبان کی بجائے سلیس زبان اور عام بول چال اور محاورے کی زبان میں کیا گیا جس کی وجہ سے اس نے لوگوں میں مقبولیت حاصل کی ۔اس کے اعلیٰ معیار اور زبان کی درستگی کی وجہ سے یہ سابقہ تراجم پر فوقیت لے گیا۔

”Naturally, Izutsu’s own translation of the Quran would outstrip all those that preceded it both in its precision and quality for self-evident reasons.”[23]

ایزوتسو کے ترجمہ القران کے بعد بھی بہت سے تراجم منظر عام پر آئے مثلا 1970ء میں بین یاسوناری اور اسامہ اکیدا Ban Yasunari and Osama Ikeda کی طرف سے کیا گیا ترجمہ ،1972ء میں عمر میٹا Umar Ryoichi Mita کا ترجمہ القرآن لیکن توشی ہیکو ایزوتسو کے ترجمہ کی مقبولیت برقرار رہی۔

پروفیسر توشی ہیکو ایزوتسو کا تدریسی سفر

پروفیسر ایزوتسو نے اپنے تدریسی سفر کاآغاز اپنی مادر علمی کائیو یونیورسٹی سے کیا جہاں اپنی گریجوایشن مکمل کرنے کے بعد 1931ء ریسرچ ایسوسی ایٹ کے طور پر خدمات انجام دینے لگے ۔وہ یونیورسٹی کی فیکلٹی آف لیٹرز کے ممبر بنے اور بعد ازاں کائیو کے انسٹیٹیوٹ آف لینگوچ (جس کو 1942 میں کائیو انسٹیٹیوٹ آف کلچرل اینڈ لنگوسٹک اسٹڈیز کا نام دیا گیا) میں ایزوتسو کو فکر اسلامی اور یونانی تصوف پڑھانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔1937ء

میں لیکچرر کی حیثیت ملی اور 1949 ء میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ترقی ہوئی۔ اسی انسٹیٹیوٹ میں انہوں نے مختلف زبانوں ،(جن میں یونانی،عبرانی،عربی،سنسکرت اور روسی زبان شامل ہے ۔) کی تدریس کی۔وہ بہت عرصہ روسی ادب کے بھی استاد رہے۔[24]

1954ء میں ایزوتسو فیکلٹی آف لیٹرز Faculty Of Letters میں بطور پروفیسر تعینات ہوئے اور " تعارف لسانیات" Introduction To Linguistics کا مضمون پڑھانا شروع کیا ۔یہ مضمون ان سے پہلے ان کے قابل عزت پروفیسر نشی واکی پڑھایا کرتے تھے۔[25] اس مضمون کا لیکچر اس قدر دلچسپ ہوتا کہ یونیورسٹی میں مشہور تھا کہ اگر جلدی کمرہ جماعت میں نہ پہنچے تو بیٹھنے کی جگہ نہیں ملے گی۔اس جماعت کے ایک طالبعلم جن ایٹو Jun Eto (جاپان کے مشہور ادبی نقاد) کا کہنا ہے۔

”I never had a course that gave me so much intellectual excitement with every lecture ”[26]

میں نے اس کے علاوہ کوئی مضمون ایسا نہیں پڑھا جس میں مجھے اس سے زیادہ علمی جوش و خروش محسوس ہوا ہو۔اسی مضمون کے خطبات کو ایزوتسو نے بعد ازاں کتابی شکل دی جس کا عنوان تھا ۔

”Language and Magic :Studies in the Magical Function of Speech”

1959ء میں 45 سالہ ایزوتسو نے پہلا بیرون ملک سفر کیا جس کی وجہ راک فیلر فاؤنڈیشن Rockfeller Foundation کا وظیفہ تھا۔ انہوں نے اس دوران لبنان،مصر ،جرمنی،فرانس اور کینیڈا کے اسلامی مراکز کا دورہ کیا۔1961ء میں ان کو کینیڈا کی میک گل McGill University کی طرف سے بطور وزیٹنگ پروفیسر خدمات انجام دینے کی پیشکش کی گئی ۔[27] بطور وزیٹنگ پروفیسر ازوتسو نے سات برس جاپان اور کینیڈا کے درمیا ن سفر کرتے ہوئے گزارا۔

1969ء میں کائیو یونیورسٹی سے ریٹائر ہونے کے بعد وہ میک گل یونیورسٹی میں بطور پروفیسر طلباء کی علمی تشنگی کو سیراب کرتے رہے۔1962ء میں حسین نصر سے ملاقات ہوئی جو میک گل یونیورسٹی میں تصوف کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے تھے ۔اس کے بعد ازوتسو کی دلچسپی ملا صدرا اور ابن عربی کے تصوف میں گہری ہوتی گئی۔ میک گل یونیورسٹی میں ازوتسو نے ابن عربی کے نظریہ وجود کو سمجھنے کے لئے تین ماہ تک خلوت اختیار کی اور اس دوران صرف ابن عربی کو پڑھتے رہے۔[28] 1966ء -67ء میں ایزوتسو نے اسلامی اور تاؤ تصوف کے تقابلی مطالعہ پر دو جلدوں پر مشتمل کتاب تحریر کی ۔جس کا عنوان تھا۔

“A comparative study of key philosophical concepts in Sufism and Taoism: Ibn ʿArabī and Lao-Tzū.”

1969ء میں ہی میک گل یونیورسٹی نے اپنی ایک شاخ ایران کے دارلحکومت تہران میں کھولی تو ایزوتسو کو تہران جانے کا موقع ملا۔یہاں ان کو اسلامی تصوف اور فلسفہ کو اسی ماحول میں پڑھنے کا موقع ملا کیونکہ تصوف کی روایت کے امین اس ملک میں موجود تھے ۔اپنے ساتھی ایرانی استاد مہدی محقق کے ہمراہ انہوں نے ملا ہادی سبزواری کی "شرح منظومہ" کا ترجمہ کیا جو 1977ء میں "The Metaphysics of Sabzwari" کے عنوان سے شائع ہوئی۔

اسی دوران ان کو ایران کی اکیڈمی آف فلاسفی Academy of Philosophy میں بھی بطور پروفیسر خدمات انجام دیں ۔یہاں انہوں نے اسلامی فلسفہ اور مشرق بعید کا فلسفہ کے مضامین پڑھائے۔1977ء میں ایرانی اکیڈمی کی طرف سے ان کی کتاب

"Towards the Philosophy of Zen Bhuddism" شائع کی گئی۔اس کے علاوہ حسین نصر کی تحریک پر انہوں نے تاؤ مت پر لکھی گئی کتاب "Tao Te Ching" کا انگریزی ترجمہ کیا اور حسین نصر نے اس ترجمے سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ۔1979ء میں انقلاب ایران کے ہنگاموں کے پیش نظر وہ واپس جاپان آگئے ۔ [29]

جاپان واپسی کے بعد انہوں نے اپنی زندگی مشرقی فلسفہ Oriental Philosophy کی تفہیم و تبلیغ کے لئے وقف کر دی ۔1979ء سے 1993ء تک انہوں نے تقریبا دس کتب تحریر کیں جن میں سے آدھی سے زیادہ کا موضوع اسلام تھا۔ 10 جنوری 1993ء کی صبح ایزوتسو نے اپنی آخری سانسیں لیں اور برین ہیمرج کے نتیجہ میں وفات پائی۔

پروفیسر ایزوتسو کے اثرات اور جاپان میں علوم اسلامیہ کی ترویج

1. پروفیسر توشی ہیکو کا اپنے شاگردوں پر گہرا اثر رہا ۔جاپان کی یونیورسٹیوں علوم اسلامیہ کے شعبہ جات کا قیام ہو یا تالیف و تصنیف ، ان کےہونہار شاگردوں نے ان کے کا م کو مزید آب وتاب سے جاری رکھا ۔ذیل میں چند ایک کا مختصر ذکر کیاجاتا ہے۔
2. ماکینو شنیا پروفیسر ایزوتسو کے انتہائی قابل شاگرد جن کے متعلق استاد کا خیال تھا کہ صرف وہی اس قابل ہیں کہ صحیح بخاری کی تمام جلدوں کا جاپانی زبان میں ترجمہ کرسکیں۔ شنیا نے یہ کام دس برس کی مدت میں مکمل کیا۔[30] ان کی کتاب تخلیق اور ہلاکت "Creation and Termination" میں پروفیسر ایزوتسو کی طرح قرآن کے ورلڈ ویو کا جائزہ لیا گیا ہے۔
3. اسی طریقہ کار کی بنیاد پر یوشیکو اودا نے قرآن کریم میں تقوٰی کے تصور کا تجزیہ پیش کیا ہے۔
4. ان کے ایک شاگرد توشیو کرودا انٹرنیشنل یونیورسٹی آف جاپان کے میں علوم اسلامیہ کے پروفیسر تعینات ہوئے ۔انہوں نے امپیریل اکیڈمی آف فلاسفی ایران میں حسین نصر اور پروفیسر ایزوتسو کی زیر نگرانی اپنا ڈاکٹریٹ کا مقالہ پیش کیا ۔امام غزالی اور محمد باقر الصدر کی کتب کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا۔انہوں نے " نہج البلاغہ" کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا۔[31]
5. شگارو کامادا نے میک گل یونیورسٹی سے ملا صدرا کے افکار پر ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھا۔فکر اسلامی کے ارتقاء میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔
6. ایزوتسو کے ایک شاگرد کان کاگایا نے شاہ ولی اللہ کی "ہمعات" کا ترجمہ کیا۔
7. ماساتاکا تاکی شیتا نے بھی ایزوتسو کے بعد ابن عربی کے فلسفہ اور تصوف پر تحقیق کی ۔ان کے مقالات میں "Ibne 'Arabi's Theory of Perfect Man and Its Place in the History of Islamic Thought" اور "The Theory of Perfect Man in Ibn Arabi's Fusus Al Hikam" شامل ہیں۔[32]
8. غلام رضا اعوانی جو ایران کے مشہور فلسفی جنہوں نے ایران کی اکیڈمی آف فلاسفی سے تعلیم حاصل کی اور بیجنگ یونیورسٹی میں شعبہ علوم اسلامیہ کے استاد رہے۔تہران میں انسٹیٹیوٹ فار ریسرچ ان فلاسفی کے صدر شعبہ کے طور پر بھی کام کیا۔
9. 9. جاپان سے تعلق رکھنے والی ساچیکو مراتاSachiko Murata یونیورسٹی آف تہران سے فارغ التحصیل ہوئیں ۔یہ پہلی غیر مسلم خاتون ہیں جنہوں نے اسلامی فقہ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ان کی تصانیف میں "Temporary Marriage an Islam" ، " Tao Of Islam :A sourcebook on Gender Relationship in Islamic Thought "شامل ہیں اس کے علاوہ پروفیسر ایزوتسو کی مدد سے انہوں نے " معالم الاصول " کا جاپانی زبان میں ترجمہ بھی کیا۔ [33]

قرآنیات میں توشی ہیکو ایزوتسو کی مطالعا تی جہت

قرآن ایزوتسو کی علمی دلچسپی کا محور و مرکز رہا ہے ۔ایزوتسو کی سب سے بڑی خوبی ان کی زبان سیکھنے کی صلاحیت ہے۔ انہوں نے قرآن کے الفاظ کے معانی کے تعین میں خود قرآن کو ہی ماخذ بنایا ہے ۔قرآنی اصطلاحات کا معنویاتی تجزیہ کرتے ہوئے پروفیسر ایزوتسو نے جاہلی عربی اور قرآنی عربی میں لفظ سے وابستہ تصور کے فرق کو واضح کیا ہے۔ایزوتسو قرآن مجید کے الفاظ و اصطلاحات کی تفہیم کے لئے خود قرآن کو ہی ماخذ سمجھتے ہیں ۔قرآن کے معنویاتی تجزیے کے لئے انہوں نے Semantics of Quran کی اصطلاح اپنائی ہے ۔ان کے اپنے الفاظ میں

“semantics as I understand is an analytical study of the key terms of language with the view to arriving eventually at a conceptual grasp of the weltanschauung or worldview of people who use that language as a tool not only of speaking and thinking but more important still of conceptualizing and interpreting the world that surrounds them “[34]

"میرے خیال میں سیمینٹکس سے مراد کسی زبان کی اہم اصطلاحات کا ایسا تجزیاتی مطالعہ ہے جس سے ان لوگوں کے کائناتی تناظر کو سمجھا جائے جو بولنے ،سمجھنے اور اپنے ارد گرد موجود کائنات کے ادراک و تفہیم کے لئے یہ زبان استعمال کرتے ہیں۔"

بیان کے اظہار کے لئے زبان کی حقیقت مسلم ہے۔زبان انسان کے مافی الضمیر کے اظہار کا ذریعہ بھی ہے اور کائنات کو سمجھنے کے لئے واسطہ بھی ۔اللہ کریم نے اپنی ہدایت اور پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لئے انہی کی زبان کو وسیلہ بنایاہے۔ اللہ کریم نے زبان کو اپنی نشانی قرار دیا ہے ۔

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ [35]

اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش،اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے یقینا اس میں دانشمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

اللہ کریم نے اظہار و بیان کی آسانی و سہولت کے لئے ہر قوم میں ان کی زبان بولنے والا نبی مبعوث فرمایا کہ مخاطبین کو اس کے الفاظ سمجھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ [36]

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ہی بھیجا تاکہ وہ انہیں واضح کرکے بتادے ، پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے۔

تصور اور حقیقت کی لسانی تعبیر

ایزوتسو زبان کو کسی بھی قوم کی شناخت اور اس کے کائناتی تناظر کی تشکیل میں اہم ترین عامل قرار دیتے ہیں ۔ہر قوم کا زبان و بیان کا تعلق منفرد ہوتا ہے۔زبان کے ذریعے ذہن میں تصور تشکیل پاتا ہے۔زبان اور بیان کے درمیان ایک مخصوص تعلق ہے اس کے پیچھے ایک پورا ذہنی عمل کار فرما ہوتا ہے ہمارا سماجی شعور مختلف اشیاء اور خیالات کے لیے مخصوص الفاظ مقرر کر چکا ہوتا ہے یہ عمل انسانی ارتقا کے کسی بھی مرحلے پر تکمیل تک نہیں پہنچا بلکہ ایک عمل مسلسل ہے انسان جو الفاظ بولتا ہے ان کے متعلق اس کے ذہن میں مخصوص شکلیں بن جاتی ہیں ۔ الفاظ انسان کے ذہن میں کچھ شکلیں تشکیل دیتے ہیں جو کم و بیش مستقل حیثیت اختیار کر لیتی ہیں انہی شکلوں کو تصور کیا کہا جاتا ہے۔ [37]

زبان انسان کے داخلی زاویہ نگاہ کی پیداوار ہوتی ہے۔ یہ داخلی زاویہ نظر ہر انسان کا انفرادی نہیں ہوتا بلکہ اجتماعی ہوتا ہے کیونکہ زبان کی تشکیل و ترقی معاشرتی عمل ہے ۔علم معنویات انہی زاویوں کے تجزیاتی مطالعہ کا نام ہے جو لفظ اور تصور کے باہمی تعلق سے معنی پیدا کرتے ہیں ہر قوم کے تصورات بننے کا عمل اور ان تصورات کو الفاظ سے متعلق کرنے کا عمل مختلف ہوتا ہے ۔یوں سمجھیں کہ کائنات ایک بے شکل مادہ ہے انسانی ذہن نے اس بے شکل مادے سے مختلف شکلیں تشکیل دی ہیں جو الگ اور منفرد ہیں ان شکلوں کی تعداد ہر قوم اور اس کی تاریخ میں مختلف ہوتی ہے ۔عربی زبان کا ذخیرہ الفاظ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بولنے والوں نے اس غیر ممیز مادے سے کتنی شکلیں علیحدہ کر لی ہیں کسی زبان کا کم ذخیرہ الفاظ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بولنے والوں کے نزدیک حقیقت کا بہت سا حصہ ابھی تک ناقابل تمیز ہے۔ [38]

ہر قوم اپنے طور پر طے کرتی ہے کہ حقیقت کے کل میں سے کیا الگ کرنا ہے اور کس حساب اور کس حساب سے کرنا ہے ۔ یہ تمام عمل کسی قوم کی داخلی دلچسپی کے معیار کو بھی ظاہر کرتا ہے حقیقت کا جو روپ یا شکل ہمیں اہم دکھائی دیتا ہے صرف اسی کو الگ اور مستقل جزو کی حیثیت سے الگ نام دے کر ایک الگ حقیقت قرار دے دیا جاتا ہے اسی ذہنی حقیقت کو تصور کہا جاتا ہے ۔اس طرح اصلاً ایک بے ہنگم وجود کو انسانی ذہن مختلف خطوط کھینچ کر مختلف خانوں میں تقسیم کر دیتا ہے ۔ حقائق کی دنیا پر لسانی اور تصوراتی تقسیم کے نقوش ثبت کر دیے جاتے ہیں۔ یہ تصورات اور الفاظ جو ان تصورات کے اظہار کے لیے وضع کیے گئے ہیں مل کر ایک پیچیدہ نظام کی تشکیل کرتے ہیں یہ نظام حقائق اور انسانی ذہن کے درمیان ایک پردہ بن جاتا ہے اور اسی پردے کے ذریعے کائنات کو دیکھنے کے عادی ہو جاتے ہیں ۔ حقیقت اور تصور کے درمیان یہ پردہ بظاہر نظر نہیں آتا۔ دنیا اور کائنات اپنے مختلف حقائق کے ساتھ موجود ہوتی ہے لیکن ہم سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ جس نظر اور تصور سے ہم اسے دیکھ رہے ہیں وہی حقیقت ہے اسی فطری تنوع اور تقسیم کے مطابق ہم اپنے الفاظ تشکیل دیتے ہیں اور تصور اور حقیقت کے درمیان پر دے کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا ذخیرہ الفاظ تشکیل پاتا ہے۔[39]

یہ ذخیرہ الفاظ ہر قوم کی اپنی دلچسپی کے مطابق ہوتا ہے مثلاً انگریزی زبان کے لفظ ٹیبل یعنی میز اس لفظ کے تصور میں میں اس کی گول یا مربع یا مستطیل ہونے کا کوئی تصور موجود نہیں یہ جس زبان کا لفظ ہے اس کے بولنے والوں کے نزدیک میز کا مربع گول یا مستطیل ہونا اہم نہیں ہے لیکن انڈین یورپی زبانوں میں کچھ ایسی بھی ہیں جن میں مربع اور گول اشیاء کو علیحدہ علیحدہ ذخیرہ الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے وجہ یہ ہے کہ ایک قوم اس کے استعمال یا مقصد کو اہم سمجھتی ہے وہ اس کی گول یا چوکور ہونے کو اہم نہیں سمجھتی لیکن دوسری قوم کے نزدیک اشیاء کو شکل و صورت کے اعتبار سے دیکھنا عام ہوتا ہے مقصد اور استعمال کے لحاظ سے نہیں لہذا ہر قوم کا ذخیرہ الفاظ اس کی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ [40]

سیمینٹکس :تعریف،مترادفات

سیمینٹکس یونانی لفظ ' sema 'سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے نشان یا علامت ۔یہ نشان یا علامت دو چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے ایک آواز یعنی لفظ کی آواز، دوسرا معنی۔ انگریزی میں جس علم کو سمینٹکس کہا جاتا ہے اس کو عربی میں علم الدلالہ یا علم المعانی سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔

علم الدلالہ :

اس سے مراد ہے الفاظ کی اپنے معنیٰ پر دلالت کا علم۔یعنی الفاظ اور معانی کا تعلق ، لفظ اور معنیٰ کا یہ تعلق یا تو الفاظ اور معانی کی آپس میں مناسبت کی وجہ سے ہوتا ہے یا وضع لفظ کی بنا پر۔

" الدّلالة هي كَون الشّيء بحالة يلزم مِن العلم به بشيء آخر، والأول هو الدّال، والثّاني هو المدلول". [41]

دلالت سے مرادیہ ہے کہ کسی چیز کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس سے کسی دوسری چیز کے حصول کا علم لازم ہو۔ پہلی کو 'دلالت' اور دوسری کو ' مدلول' کہا جائے گا۔

اصطلاحاً فهو العِلم الذي يبحث في "المعنى"، ونظرياته مع كيفيّة جعل المُفردات ذات معنى، كما تُعرَّف الدّلالة بأنّها استخدام المُفردات استخداماً مُعيّناً ضمن نَسَق لُغويّ مع مُفردات أخرى مع وُجود علاقات بينهم،[42]

اصطلاح میں ایسا علم جس میں 'معنی' اور معنی کے نظریات پر بحث کی جاتی ہے۔نیز یہ کہ الفاظ جن معانی میں استعمال ہوئے ہیں ان کی کیفیت کیا ہےاور الفاظ اور معانی کا آپس کا تعلق کیا ہے۔

علم المعانی:

علم المعانی علم بلاغت کی ایک قسم ہے۔جس میں بحث کی جاتی ہے کہ لفظ اپنے حقیقی معنی میں استعمال ہوا یا مجازی معانی میں ، مشترک ہے یا مؤول،تشبیہ ہے یا استعارہ لفظ کی صرفی و نحوی ترکیب کیا ہے اور اس سے معنی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ [43]

علم الدلالہ یا علم المعانی دونوں ہی اس مفہوم میں استعمال نہیں کیا جاتے جس میں سیمینٹکس کو تصور کیا جاتا ہے لہذا اردو میں ہم اس کو علم معنویات کا نام دے سکتے ہیں۔ ترجمے کی اس مشقت سے بچنے کے لیے بعض عرب مولفین نے سیمنٹکس کو' السیمانتییکا ' یا 'السیمانطیکا'کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ۔[44] (بعض اوقات اس کو 'الدلالیات ' سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے)کیونکہ علم الدلالہ یا علم المعانی دونوں ہی عربی زبان کی مخصوص اصطلاحات ہیں جو سیمنٹکس کا مکمل مفہوم ادا نہیں کرتیں ،بلکہ اپنا علیحدہ وجود بطور علم رکھتی ہیں ۔ یہ سیمینٹکس سے قریب المعانی یا قریب المفہوم تو ہو سکتی ہیں لیکن مکمل متبادل یا مترادف فراہم نہیں کرتی لہذا ہم سمینٹک کا ترجمہ علم معنویات کے لفظ سے کریں گے ۔ [45]

علم معنویات Semantics کی اپنی علیحدہ حیثیت ہے ۔ اس کا مطلب ہے معنیٰ کا مطالعہ [46]۔ سیمنٹکس یونانی لفظ 'semeion' یا ' semantikos' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے 'علامت' ۔انگریزی زبان مین یہ لفظ فرانسیسی زبان کے لفظ 'semantique' سے لیا گیا۔ پہلی دفعہ بطور اصطلاح سترھویں صدی میں سامنے آیا ۔ فرانسیسی ماہر لسانیات مشیل بریل Michel Breal کوجدید سمینٹکس کا بانی سمجھا جاتا ہے۔[47] پروفیسر ایزوتسو نے علم معنویات (سیمینٹکس) کے متعلق ان الفاظ میں بیان کیا ہے ۔

"Unfortunately what is called semantics today is so bewilderingly complicated. It is extremely difficult if not absolutely impossible for an outsider even to get a general idea of what it is like……. Semantics as the study of meaning cannot be but a new type of philosophy based on an entirely new conception of being and existence and extending over many different and widely divergent branches of traditional science."[48]

آج کل جس علم کوسیمنٹکس کہا جاتا ہے وہ بہت پیچیدہ ہے ۔کسی بھی شخص کے لئے سمجھنا کہ اس سے کیا مراد ہے تقریبا ناممکن ہے -------

سیمینٹکس دراصل معانی کا مطالعہ ہے اور بطور علم فلسفہ کی ایک نئی قسم ہے۔جس کی بنیاد وجود کے نئے تصور پر ہے۔یہ تصور روائتی علم کی بہت سی شاخوں پر محیط ہے۔

قرآن کریم کا معنویاتی نظام (Semantis of Quran)

پروفیسر ایزوتسو کے خیال میں قرآن کی اصطلاحات کی تفہیم کے لیے قرآن ہی سے رجوع کیا جانا چاہیے۔قرآن مجید نے عربی الفاظ کو نئے مفاہیم عطا کیے۔ قرآن مجید کے الفاظ مکہ کے تجارتی معاشرے میں بہت عرصہ سے مستعمل تھے لیکن قران نے ان کو نئے معنی دیے نئے مفہوم اور تصورات عطا کیے لہذا جب سیمنٹکس کا مطالعہ کیا جائے گا تو الفاظ کے مفہوم متعلقہ تصور اور معنی کے لیے خود قرآن ہی سے رجوع کریں گے ۔ان الفاظ کے بنیادی معنی کیا تھے اور قرآن نے ان الفاظ کو کس سیاق و سباق میں استعمال کیا ۔مثال کے طور پر لفظ 'اللّٰہ' جو اسلام اور اسلامی عقائد میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے ۔عربوں کے ادب اور شاعری میں عرصہ سے مستعمل تھا وہ اس لفظ سے نا آشنا نہیں تھے بعض قبائل میں اللّٰہ کو خالق اور مالک ماننے کا عقیدہ بھی موجود تھا لیکن اللّٰہ تک پہنچنے کے لیے بہت سے چھوٹے خداؤں کا تصور بھی ان میں موجود تھا جیسا کہ خود قران میں ذکر ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ١ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى١ؕ [49]

وہ لوگ جنھوں نے اُس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اِس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو اُن کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللّٰہ تک ہماری رسائی کرا دیں،

فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً [50]

پھر کیوں نہ اُن ہستیوں نے اُن کی مدد کی جنہیں اللّٰہ کو چھوڑ کر انہوں نے تقرب الی اللّٰہ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے معبود بنا لیا تھا؟

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ [51]

اُس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ بس چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں، اللّٰہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی

اللّٰہ کا تصور عربوں کے ہاں موجود تھا لیکن پھر بھی ان کے ہاں اللّٰہ کا تصور ون آف گاڈز One of Gods کا تھا چاہے وہ اللّٰہ کو تمام خداؤں میں سب سے بلند اور برتر اور سپریم مانتے تھے لیکن قرآن میں لفظ' اللّٰہ' کا مفہوم مختلف ہے۔ یہ معنی کا نیا نظام ہے جو قران نے متعارف کروایا یہ نئے مفاہیم اور تصورات ہیں جو قران نے الفاظ کے ساتھ منسلک کیے ۔قران میں جن آیات میں اللّٰہ کا لفظ ہے اور جس مفہوم میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے یہ دراصل بہت سے خداؤں میں سب سے اعلیٰ خدا (ون آف دی گاڈ) سے خدائے واحد و لا شریک (دی اونلی گاڈ) کا سفر ہے ۔ یوں قرآن نے عربوں میں مستعمل الفاظ ہی استعمال کئے ہیں اور عربی زبان کو ہی ذریعہ ابلا غ بنایا ہے لیکن اس کے باوجود الفاظ کو ان مفاہیم میں استعمال نہیں کیا جو عربوں میں رائج تھے۔ قرآن نے الفاظ کو نئے مفاہیم اور تصورات عطا کیے ۔سیمنٹکس کا بالکل نیا انداز اور نظام ہے اسی چیز کو پروفیسر ایزوتسو نے قرآن مجید کا معنویاتی نظام (Semantics of Quran) کا نام دیا ہے۔ لہذا سمینٹکس آف قرآن سے مراد یہ ہے کہ قرآن میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کے مفہوم کے تعین کے لیے خود قرآن کو ہی بنیاد بنایا جا سکتا ہے دیکھا جائے گا کہ قرآن نے ان الفاظ کو کس سیاق و سباق میں استعمال کیا ہے اس کو کون سے نئے مفاہیم عطا کیے ہیں۔ [52]

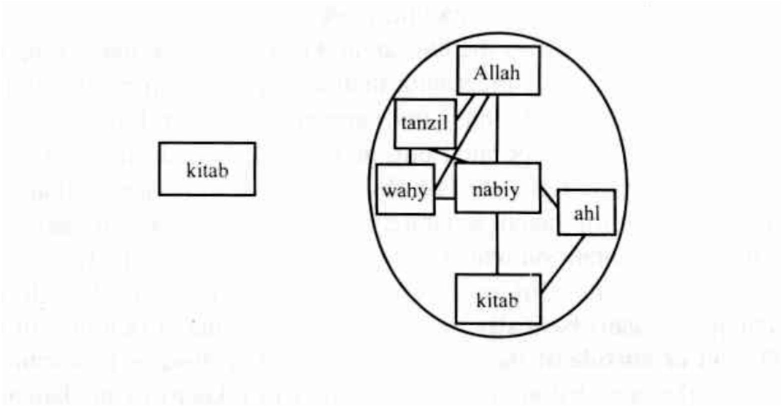

قرآنی الفاظ کا معنویاتی دائرہ

قرآن مجید کے کچھ الفاظ و اصطلاحات ایسے ہیں جو قرآنی الفاظ کے مفاہیم میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان الفاظ کو ایزوتسو نے کلیدی اصطلاحات Terms Key قرار دیا ہے۔مثلا ،نبی،وحی ، کفر،اسلام،تقویٰ وغیرہ۔لفظ " اللّٰہ" قرآن کی مرکزی اصطلاح (Focus Term) مثلا عربی زبان کا ایک لفظ ہے 'کتاب' اسکا مطلب عام عربی زبان میں لکھی ہوئی چیز ہوگا لیکن جب یہ لفظ قرآن کے معنویاتی دائرے میں آئے گا تو اس کے معنی کے تعین میں مزید الفاظ یا کلیدی اصطلاحات اور مرکزی اصطلاحات اثر انداز ہوں گی مثلا 'اللّٰہ ' جس کی طرف سے یہ کتاب نازل کی گئی ،'نبی' جس پر یہ کتاب نازل ہوئی،'وحی' یعنی جس ذریعے سے یہ کتاب نازل کی گئی،پھر جن پر کتاب نازل کی گئی یعنی 'اہل کتاب'[53]

اپنے نظریہ کی تائید میں ایزوتسو نے ذیل میں دی گئی ڈائیگرام پیش کی ہے۔
[54]

قرآن کریم کی کلیدی اصطلاحات کے معانی کی تاریخ

علم معنویات میں الفاظ کے معانی کی تاریخ اہم تریم موضوعات میں سے ایک ہے۔انگریزی زبان میں معانی کی تاریخ کو دو اقسام میں بیان کیا جاتا ہے۔

Diachronic Liguistics اور Synchronic Linguistics اول الذ کر سے مراد ہے تاریخی طور پر زبان میں کیا تبدیلی آئی۔وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بنا پر زبان ارتقاء پزیر ہوئی نیز زبان کے مختلف الفاظ میں معانی کے لحاظ سے کیا تبدیلی واقع ہوئی۔[55]

Synchronic linguistics سے مراد ہے کسی خاص وقت یا تاریخ کے کسی خاص موڑ پر زبان میں کیا تبدیلی آئی ۔یا الفاظ و اصطلاحات کے مفاہیم میں کیا ردوبدل ہوا۔اس کی وجوہات کیا تھیں۔

پروفیسر ایزوتسو نے قرآنی الفاظ و اصطلاحات کی تفہیم کو تاریخی لحاظ سے دو ادوار میں تقسیم کیا ہے۔[56]

۔جاہلی دور یا قبل از اسلام دور (Pre Islamic or Pre Quranic Era)

قرآن کے الفاظ و اصطلاحات کے بنیادی یا اصلی و لغوی معانی کے لئے جاہلی ادب یا جاہلی دور کو ہی بنیاد بنایا جائے گا کہ اللہ کریم نےعربی زبان کو ہی الہامی کتاب قرآن کے لئے منتخب کیا ہے۔

۔نزول قرآن کا دور (Quranic Era)

نزول قرآن کے دوران قرآنی الفاظ جو دراصل عربی زبان سے ہی لئے گئے تھے لیکن قرآن نے خود ان کے معانی بھی بیان کئے ہیں ۔الفاظ و اصطلاحات کے معنی متعین کیے ہیں یا ان میں اضافہ کیا ہےیا ان کی تخصیص کی ہے مثلا لفظ 'ملک' جو کہ عربی زبان میں مستعمل تھا لیکن اس کے ساتھ جو تصور وابستہ تھا یا تو وہ دیوی دیوتا کا تھا یا اللہ کی بیٹی کا ۔عربوں کے ہاں 'ملک' کو جن یا اللہ کے قرب کے حصول میں وسیلہ سمجھا جاتا تھا ۔قرآن مجید کے خود 'ملک' کے سابقہ تصور کابھی ذکر کیا ہے اور معانی و تصور میں تبدیلی کا بھی اعلان کیا ہے ۔ [57]

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭوَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا [58]

مسیح (علیہ السلام) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی ننگ و عار نہیں یا تکبر و انکار ہرگز ہو ہی نہیں سکتا اور ان مقرب فرشتوں کو اس کی بندگی سے جو بھی دل چرائے اور تکبر و انکار کرے اللہ تعالٰی ان سب کو اکٹھا اپنی طرف جمع کرے گا۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۔اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ [59]

ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں؟ یا یہ اس وقت موجود تھے جبکہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ [60]

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

ان تمام آیات سے قبل از اسلام یعنی جاہلی دوار سے لیکر نزول قرآن کے دور تک لفظ 'ملک' کے معانی میں جو ردوبدل ہوا ،اس کا ثبوت ملتا ہے۔

ایک اور مثال لفظ 'کریم' کی پیش کی گئی ہے۔لفظ 'کریم' جاہلی عربی کی کلیدی اصطلاح تھی۔جس کا مطلب یہ تھا کہ ایسا شخص جو اعلیٰ حسب نسب والا ہو۔اس کا تعلق اعلیٰ خاندان سے ہو۔اس کی سخاوت بہت زیادہ اور لامحدود ہو ۔اس کی بہت عزت کی جاتی ہو لیکن قرآن کے معنویاتی دائرے میں اس لفظ کو 'تقویٰ ' سے جوڑ دیا گیا کہ اصل کریم یا شریف النفس وہ ہے جس کا تقویٰ سب سے اعلیٰ ہو۔ [61]

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم [62]

تم میں اللہ کے نزدیک سب سے کریم وہ ہے جس کا تقویٰ سب سے زیادہ ہے۔

الفاظ قرآنی اور قرآن کے کائناتی تناظر کا تعلق

ایزوتسو کی رائے میں کسی زبان کے الفاظ اور زبان بولنے والی قوم یا افراد کے کائناتی تناظر کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔قرآن کریم نے عربی زبان سے وابستہ کائناتی تناظر یا ورلڈ ویو میں بہت تبدیلی کی ۔لہذا قرآن کی عربی زبان کے کائناتی تناظر کو جاہلی عربی یا قبل از اسلام کائناتی تناظر سے اعلیحدہ سمجھنا چاہیئے۔ ایزوتسو کے اپنے الفاظ میں اس کی تحقیقات کا مقصد قرآن کے ذخیرہ الفاظ اور اصطلاحات کے ذریعے قرآن کے کائناتی تناظر کا مطالعہ کرنا ہے۔

…..A study of the weltanschauung of Quran through its vocabulary.[63]

قرآن کی کلیدی اصطلاحات Key Terms یعنی 'اللہ'،'ایمان'،' اسلام'،'نبی'،وغیرہ قرآن کے الفاظ کے معانی و مفاہیم کے تعین اور قرآن کے کائناتی تناظر کا تعلق ظاہر کرنے کے لئے لازمی ہیں۔عربی زبان میں قرآن مجید ہونے کے باوجود نزول قرآن سے قبل اور نزول قرآن کے ورلڈ ویو میں فرق ہے۔ [64]

خلاصہ بحث

توشی ہیکوایزوتسو نے قرآنیات میں معنویاتی تجزیہ کا منہج اختیار کیا ہے ۔ اس کے لئے انہوں نے انگریزی زبان کے اصولوں خاص طور پر معانی کی تاریخ کے اصولوں کو بنیاد بنایا ہے۔ ان کے معنویاتی منہج کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

- ہر زبان اپنا مخصوص ذخیرہ الفاظ رکھتی ہے۔
- یہ ذخیرہ الفاظ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے بولنے والے کائنات کو کس تناظر میں دیکھتے ہیں ۔
- عربی زبان کا وسیع ذخیرہ الفاظ اس حقیقت کو عیاں کرتا ہے کہ اس کے بولنے والے اپنے گرد وپیش موجود کائنات کا بڑا حصہ شناخت کر چکے ہیں۔
- قرآن کریم نے عربی زبان کو ذریعہ ابلاغ کے طور پر استعمال کیا ہے۔
- قرآن نے جاہلی دور (قبل از اسلام دور) کے الفاظ کو نئے اور وسیع معانی عطا کیے ہیں۔
- قرآنی الفاظ کا اپنا معنویاتی دائرہ ہے جو الفاظ کے مفاہیم بیان کرتا ہے ۔جس کی وجہ سے جاہلی دور میں الفاظ جن معانی میں استعمال ہوتے تھے قرآنی دور میں ان معانی میں تبدیلی اور تغیر واقع ہوا ہے۔
- قرآن مجید کی کچھ کلیدی اصطلاحات (Key Terms) ہیں جو معانی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔مثلا 'نبی۔وحی،ایمان،اسلام' وغیرہ
- قرآن مجید میں کچھ مرکزی اصطلاحات (Focus Terms) بھی ہیں ۔مثلا لفظ 'اللہ'
- الفاظ کے جاہلی دور کے معانی کو بنیادی معانی (Basic Meaning) کہا جاسکتا ہے۔
- الفاظ کے قرآنی دور کے معانی کو سیاقی معانی (Referential Meaning) بھی کہا جا سکتا ہے۔
- ہر زبان اپنے بولنے والوں کا کائناتی تناظر (Wetanschauung or Worldview) ظاہر کرتی ہے اور قرآنی الفاظ اور اصطلاحات اس زبان کے بولنے والوں کا کائنات تناظر بیان کرتی ہیں۔

References

[1] Keio Times, “Toshihiko Izutsu: The Genius That Bridged East and West,” May 28, 2021.

[2] Makino, Shinya, “On the originality of ‘Izutsu’ Oriental philosophy,” *Consciousness and Reality: Studies in Memory of Toshihiko Izutsu*, Leiden: Brill, 2000, pp. 253–254.

[3] Komatsu Hisao, “Muslim Intellectuals and Japan,” Routledge, pp. 273–288.

[4] Wakamatsu, Eisuke, *Toshihiko Izutsu and the Philosophy of Word: In Search of the Spiritual Orient*, trans. Jean C. Hoff, Tokyo: International House of Japan, 2014, p. xii.

[5] Albayrak, Ismail, “The reception of Toshihiko Izutsu’s Qurʾanic studies in the Muslim world: With special reference to Turkish Qurʾanic scholarship,” in *JQS* 1.14 (2012), pp. 73–106.

[6] Abu Bashr Amr Bin Usman, famous as Sibweh, his book titled *Al Kitab* is considered a primary source in Arabic Syntax (Nahw).

[7] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 531.

[8] Wakamatsu, Eisuke, *Toshihiko Izutsu and the Philosophy of Word: In Search of the Spiritual Orient*, p. 56.

[9] Usuki, Akira, “A Japanese Asianist’s View of Islam: A Case Study of Okawa Shumei,” *Japan Association for Middle East Studies*, 2013, pp. 60–61.

[10] Okawa Shumei, *Arab and Arabia*, *Muhammad*, *Quran and Hadith*, published in 1942.

[11] Ibid, p. 66.

[12] Ibid, p. 69.

[13] Ibid, pp. 76–78.

[14] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 533.

[15] Ibid, p. 533.

[16] Takeshita, Masataka, “Toshihiko Izutsu’s Contribution to Islamic Studies,” *(Towards a Philosophy of Co-existence: A Dialogue with Iran-Islam)*, pp. 78–79.

[17] Wakamatsu, Eisuke, *Toshihiko Izutsu and the Philosophy of Word: In Search of the Spiritual Orient*, p. 136.

[18] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 535.

[19] Sakamoto’s famous writings include *World History* and *Life of Prophet Muhammad*.

[20] Usuki, Akira, “A Japanese Asianist’s View of Islam,” p. 77.

[21] Alpina Pamugari, “Semantic Approach on Toshihiko Izutsu’s Translation of Surah Al-Alaq,” *IZUMI*, Volume 10 No. 2, 2021, p. 390.

[22] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 537.

[23] Ibid, p. 537.

[24] Keio Times, “Toshihiko Izutsu: The Genius That Bridged East and West,” May 28, 2021.

[25] Ibid.

[26] Ibid.

[27] Ibid.

[28] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 538.

[29] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 544.

[30] Shiojiri Kazuko, ”Bukhari’s Hadith Translation into Japanese by Makino Shinya,” *Japan Association for Middle East Studies*, No. 11, 1996, p. 373.

[31] Wikipedia, retrieved on ,24-11-06 www.wikipedia.org.

[32] University of Tokyo Academia, retrieved on ,24-11-06 http://u.tokyo.academia.edu.

[33] Atif Khalil, “Remembering Toshihiko Izutsu: Linguist, Islamicist, Philosopher,” p. 544.

[34] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran: A Semantics of the Quranic Weltanschauung*, 1st published by Kei University Press, 1964; Islamic Books Trust, Kuala Lumpur, Malaysia, 2008, p. 3.

[35] Al-Quran, Al-Rum, 30:22.

[36] Al-Quran, Ibrahim, 14:04.

[37] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, p. 8.

[38] Izutsu, Toshihiko, *Ethico-Religious Concepts in the Quran*, McGill Queen’s University Press, Montreal, Canada, p. 5.

[39] Ibid, p. 8.

[40] Ibid, p. 9.

[41] Jurjani, Ali bin Muhammad bin Ali, *Kitab al-Ta’rifat*, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, 1994, p. 139.

[42] Al-Sayyid Yusuf, *Al-Dalalah wa ’Ilm al-Dalalah (al-Mafhum wa al-Majal wa al-Anwa’)*, pp. 2–4.

[43] Badawi Tabanah, al-Duktur, *Mu’jam al-Balagha al-Arabiyya*, Dar al-Manarah, Jeddah, 3rd edition, 1988, p. 453.

[44] Arabic Wikipedia, retrieved on ,24-11-10 https://ar.wikipedia.org.

[45] Dr. Khalid Masud, *Ethical Terms in the Quran*, translation using the term "علم معنويات" for Semantics.

[46] Saeed, John I., *Semantics*, Blackwell Publishing Ltd, 2004, p. 4.

[47] Ibid, pp. 5–6.

[48] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, p. 2.

[49] Al-Quran, Az-Zumar, 39:03.

[50] Al-Quran, Al-Ahqaf, 46:27.

[51] Al-Quran, Yusuf, 12:40.

[52] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, pp. 6–7.

[53] Ibid.

[54] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, p. 12.

[55] Richard Nordquist, ”Definition and Examples of Diachronic Linguistics,” July 07, 2019, retrieved from ThoughtCo. on .24-11-13

[56] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, p. 32.

[57] Ibid, pp. 8–9.

[58] Al-Quran, An-Nisa, 4:72.

[59] Al-Quran, As-Saffat, 150; 30:149.

[60] Al-Quran, Az-Zariyat, 51:56.

[61] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, pp. 39–40.

[62] Al-Quran, Al-Hujurat, 49:13.

[63] Izutsu, Toshihiko, *God and Man in the Quran*, pp. 32–33.

[64] Ibid, pp. 75–76.